اسلام کی فضا میں ... ہر یوم، یومِ عید ہے!

عید الفطر ۱۴۳۹ھ کے موقعے پر اُمتِ مسلمہ کے نام پیغام

از مولانا عاصِم عمر حفظہ اللہ

ادارہ السحاب، برِصغیر
As-Sahab Media (Subcontinent)
شوال 1439ھ

اِسلام کی فضا میں... ہر یوم، یومِ عید ہے!

عید الفطر ۱۴۳۹ھ کے موقع پر، مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کا امتِ مسلمہ کے نام پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰة والسلام علیٰ من لانبی بعدہ اما بعد!

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : أظلتكم فتن كقطع الليل المظلم أنجى الناس منها صاحب شاهقة يأكل من رَسَلِ غنمه أو رجل من وراء الدروب آخذ بعنان فرسه يأكل من فيئ سيفه۔[1]

اللہ سے دن رات یہ دعائیں ہیں کہ اللہ اپنے حبیب ﷺ کی امت کے ہر دن کو عید کا دن بنائے۔ اسے ہر قسم کے فتنے اور دکھ درد سے محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ عید مبارک کرے... مشرقی ترکستان اور برما و بھارت میں ہونے والے مظالم پر غموں سے بوجھل دل کے ساتھ اس امت کو عید کی خوشیاں مبارک ہوں... شام و فلسطین میں مسلمانوں کی دربدری و زبوں حالی کے باوجود سب کو یہ عید مبارک ہو... اللہ تعالیٰ امارتِ اسلامیہ کے فرزندوں کو بھی عید کی خوشیاں مبارک کرے جو اس دورِ فتن میں بھی سیسہ پلائی دیوار کی طرح عالمی قوتوں کے سامنے سینہ سپر ہیں... اللہ تمام امت کی جانب سے انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے جہاں سے آنے والی خبریں اس دکھیاری امت کے سینوں کو ٹھنڈا کر رہی ہیں۔

تقبل اللّٰہ مِنا و مِنکم

میرے مسلمان بھائیو!

امتِ مسلمہ ایک ایسے دور سے گزر رہی ہے جہاں فتنے موسلا دھار بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ ہر آنے والا فتنہ پہلے سے زیادہ تاریک و خطرناک ہے۔ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی کہ مسلمان سے اس کا دین و ایمان تک چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں جو احادیث بیان فرمائیں ان کی روشنی میں فتنے ان کی شدت اور ان سے بچاؤ کے طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے دجال کی آمد سے پہلے فتنۃ الدہیماء کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ ایسا فتنہ ہو گا جس کے تھپیڑے ہر ایک پر پڑیں گے۔ فرمایا: ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، پھر تاریکی کا فتنہ ہو گا جسکے تھپیڑے ہر ایک پر پڑینگے۔ فَإِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ، تَمَادَتْ جب بھی یہ کہا جائے گا کہ یہ فتنے ختم ہو گیا تو یہ اپنی انتہا کو پہنچ جائے گا یا اور لمبا ہو جائے گا۔ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، اس فتنے میں ایک شخص صبح مسلمان ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا ۔ حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ، یہ تقسیم جاری رہے گی یہاں تک لوگ دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ، ایک خالص اہلِ ایمان کا خیمہ جن میں بالکل نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا منافقین کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہ ہو گا۔ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ، مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنْ غَدِهِ ، سو جب صورتِ حال اس طرح ہو جائے تو بس دجال کا انتظار کرنا کہ آج آیا یا کل آیا۔

اپنے اس دور کو مزید سمجھنے کے لیے اور اس حدیث مبارکہ کی تائید کے لیے ایک اور صحیح حدیث ملاحظہ فرمائیے تاکہ صورتِ حال کو سمجھنا آسان ہو جائے، فرمایا:

إِنَّ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنِينَ خَدَّاعَةً، دجال سے پہلے چند سال دھوکے کے ہوں گے۔ يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا بنا دیا جائے گا۔ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار بنا دیا جائے گا اور لوگوں کے اہم معاملات میں فاسق و فاجر اور خسیس لوگ گفتگو کیا کرینگے۔ وَيَتَكَلَّمُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ». قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: «الْفُوَيْسِقُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ»[2]

---

[1] (رواہ الحاکم)

[2] (حم) 13298

قَالَ: "الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ"۔[3]

میرے مسلمان بھائیو!

تاریخ نے ایسا تاریک اور دجل و فریب کا دور کہاں دیکھا ہو گا جہاں حق و باطل کے معیارات ہی الٹ دیے گئے ہوں... اللہ کے دین سے محبت کرنے والے انتہاپسند کہلانے لگے، اللہ کی زمین پر اللہ کی شریعت کا مطالبہ کرنے والے واجب القتل قرار پائے، رحمۃ للعالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حرمت پر جان قربان کر جانے والے باغی بنا کر پھانسی کے تختے پر چڑھائے جانے لگے... شریعت کے لیے قتال فی سبیل اللہ حرام اور سودی نظام کی حفاظت کے لیے جنگ جہاد قرار پائی۔ کفریہ سودی نظام کی حفاظت کی خاطر جان دینے والے شہادت کے رتبے پر فائز ہونے لگے... اور جو شریعت کے نفاذ کے لیے اسلحہ اٹھائے وہ مستحق جہنم قرار پایا۔ ظلم یہیں پر نہیں رکا بلکہ نوبت یہاں تک آپہنچی کہ مسلمان سے اس کا دین وایمان چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے۔ محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لائے دین کے مقابلے دین کا متبادل بیانیہ تیار کر کے مسلمانوں کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ بھی اس متبادل دین پر ایمان لانے کا اعلان کریں۔

کیسا تاریک دور ہے کہ جہاں دجل و فریب، سائنس اور جھوٹ ایک صنعت بنادی گئی ہے۔ میڈیا جھوٹ کی ایسی صنعت جہاں صرف منہ سے نکلا، ہوا کا ایک بلبلہ کروڑوں روپے قیمت وصول کرتا ہے۔

المیہ یہ نہیں کہ لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے، حیرت تو اس پر ہے کہ اس جھوٹ کی صنعت کی حقیقت جانتے ہوئے بھی لوگ اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی کے بیان کردہ حقائق کی بنیاد پر حق و باطل اور محبت و نفرت کے معیار بن رہے ہیں، دعائیں کس کے لیے کرنی ہیں اور بددعاؤں کا مستحق کون ہو گا۔ قادیانی و ہندو بھی اگر ریاست کے لیے لڑتا مارا جائے تو شہید جبکہ ایک مجاہد ناموسِ رسالت پر قربان ہو کر بھی قابلِ سزا ٹھہرتا ہے۔ اس دورِ دجل میں یہ سارے معیارات دجل کی سائنس اور جھوٹ کی یہی صنعت طے کر رہی ہے۔

عوام کا کیا کہنا اب تو اہل علم و دانش حتیٰ کہ فقیہانِ شہر کے فتاویٰ بھی اسی جھوٹ کی منڈی میں تیار ہو کر فتنے کی بھٹی کو مزید ایندھن فراہم کر رہے ہیں۔

فتنہ اسی کو کہتے ہیں جہاں کل اور آج مکمل پلٹ جاتے ہیں۔ پھر ان فتنوں کی تیز رفتاری دیکھیے کہ جو قلم ابھی کل تک قادیانی و غامدی بیانیے کو گمراہی قرار دیتے تھے اب وہی بیانیہ ان کی جانب منسوب ہو کر محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لائے دین کا متبادل بنا دیا گیا ہے۔ جو قلم کل تک امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو افضل جہاد ثابت کیا کرتے تھے، اس پر جان قربان کرنے کو افضل شہادت کہا کرتے تھے آج وہی قلم کفر کے مراکز اور حرام کاری کے اڈوں کی حفاظت کی اہمیت کو ثابت کر رہے ہیں۔

دین کا یہ متبادل بیانیہ محض اولیٰ و غیر اولیٰ سے متعلق نہیں ہے جنھیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے... بلکہ جھوٹ کی صنعت میں ڈھلے یہ فتاویٰ کفریہ نظام، سودی مراکز اور زناکاری کے اڈوں کی حفاظت کو جہاد ثابت کر رہے ہیں۔ جب کہ ان اللہ والوں کی جان و مال کو مباح بتارہے ہیں جو اس دجل کے دور میں شریعت کی شمع اٹھائے پوری انسانیت کو تاریکی سے نکالنے کے لیے نکلے ہیں۔

یہ ہے فتنۃ الدہیما... سنوات خداعات... تاریکی و دھوکے کا دور جس سے یہ امت گزر رہی ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فتنے میں پڑنے کی پہچان بیان فرمائی، فرمایا:

إذا أحب أحدكم أن يعلم أصابته الفتنة أم لا فلينظر فإن كان رأى حلالا كان يراه حراما فقد أصابته الفتنة و إن كان يرى حراما كان يراه حلالا فقد أصابته۔[4]

"جو کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ کہیں وہ فتنے میں تو نہیں پڑ گیا وہ یہ دیکھ لے کہ پہلے جس چیز کو حرام سمجھتا تھا اب اسے حلال سمجھنے لگا ہے تو ایسا شخص فتنے میں پڑ گیا۔"

اے میرے مسلمان بھائیو! فتنہ اور کسے کہتے ہیں...؟ اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اب محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لائے دین کی تعبیر و تشریح علماء حق کے بجائے نبی کے دشمن قادیانی کے شاگرد قادیانی و غامدی کیا کریں گے اور بندوق کی نوک پر علماء کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ بھی اسی بیانیے اور اسی تعبیر کی تصدیق کریں۔

---

[3] مسند أحمد - الرسالة (13/ 291)

[4] هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔تعليق الحافظ الذهبي في التلخيص : على شرط البخاري ومسلم-المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات الذهبي في التلخيص (4/ 514)

فتنوں کے وقت میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَأَبُو الْيَمَانِ، جَمِيعًا عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: «إِذَا قُذِفَ قَوْمٌ بِفِتْنَةٍ فَلَوْ كَانَ فِيهِمْ أَنْبِيَاءُ لَافْتَتَنُوا، يُنْزَعُ مِنْ كُلِّ ذِي عَقْلٍ عَقْلُهُ، وَمِنْ كُلِّ ذِي رَأْيٍ رَأْيُهُ، وَمِنْ كُلِّ ذِي فَهْمٍ فَهْمُهُ، فَيَمْكُثُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَإِذَا بَدَا لِلَّهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ عُقُولَهُمْ وَرَأْيَهُمْ وَفَهْمَهُمْ، فَيَتَلَهَّفُوا عَلَى مَا فَاتَهُمْ» وَقَالَ بَقِيَّةُ: «عَلَى مَا كَانَ مِنْهُمْ».

حضرت ابوالزاہریہ ؒفرماتے ہیں جب قومیں فتنے میں مبتلا ہوتی ہیں تو عقل مند کی عقل چھین لی جاتی ہے يُنْزَعُ مِنْ كُلِّ ذِي عَقْلٍ عَقْلُهُ، وَمِنْ كُلِّ ذِي رَأْيٍ رَأْيُهُ، وَمِنْ كُلِّ ذِي فَهْمٍ فَهْمُهُ[5]، صاحب الرائے کی رائے اور شعور والوں کا شعور ختم ہو جاتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو!

یہ ایسا وقت آپہنچا کہ اب صرف جہاد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلام کے دشمن آپ سے آپ کا ایمان بھی چھین لینا چاہتے ہیں۔ تمہارے نبی کے دین کے مقابلے دین کا متبادل بیانیہ پیش کیا گیا ہے، جس میں کفریہ نظام کے خلاف جہاد نہیں ہوگا... الاسلام یعلو ولایعلی کا تصور نہیں ہوگا... محمد ﷺ کی لائی شریعت کے غلبے کی بات نہیں ہوگی... مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ہولی کھیل کر بھی مسلمان باقی رہے گا، جس میں کفریہ شعائر کی تعظیم واحترام کو دین کا حصہ بنادیا جائے گا، مرتد و مسلمان برابر سمجھے جائیں گے... اقوام متحدہ کے کفریہ چارٹر کو دین کا حصہ قرار دیا جائے گا۔ قرآن کی محکم آیات واحکامات کو قرآن سے خارج کر دیا جائے گا۔

یہ اسلام کا وہ متبادل بیانیہ ہے جس پر یہودی مبارک بادیں دے رہے ہیں، مغرب کے نصاریٰ بھی راضی اور بھارت کا برہمن بھی اس پر خوش ہے۔نہ اسلام میں جہاد ہوگا نہ عالمی کفریہ نظام کو کوئی خطرہ ہوگا۔

مغل بادشاہ اکبر نے بھی دینِ الٰہی کے نام سے دین کا متبادل بیانیہ تیار کیا تھا اور ریاستی طاقت کے ذریعہ اسے مسلمانوں پر تھوپنے کی کوشش کی تھی، اس نے بھی اپنی قوت کے زور پر وقت کے بڑے بڑے علماء کو مجبور کر کے اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا۔ لیکن کیا ہوا؟ دینِ اکبری بچا یا محمد ﷺ کالا یا دین باقی رہا؟

چنانچہ اس ریاستی بیانیے کا انجام بھی وہی ہوگا جو دینِ اکبری کا ہوا۔

اے مدارس کی فضاؤں کو قال اللہ و قال رسول اللہ سے معطر کرنے والو! اے دین کی تعبیر کی حفاظت کی خاطر بے دینِ اکبر کے سامنے ڈٹ جانے والو! تمہارے مدارس کا کیا بنے گا جب تمہارا دین تبدیل کر دیا جائے گا تمہارا طرزِ استدلال اور طرزِ تدریس بدل دیا جائے گا!

قرآن کی تفسیر امام طبری و نیشاپوری، قرطبی و آلوسی نہیں سمجھائیں گے بلکہ رینڈ کارپوریشن[6] جیسے اداروں کے تربیت یافتہ قرآن کے معانی و مفاہیم متعین کرینگے، سنت کا مقام، اس کی حیثیت اور اسکی تشریح اب سلف صالحین اور فقہائے امت نہیں کرینگے بلکہ رینڈ کارپوریشن کے تربیت یافتہ متجددین کریں گے۔

جو دینِ جدید پر آجائے گا وہ پکا ٹھکا مسلمان کہلائے گا جس کے ایمان کو کوئی بھی کفر نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ خواہ وہ کفر کرے، اسلامی شعائر کا مذاق اڑائے، ہندوؤں کے ساتھ ہولی کھیلے، سودی نظام کی حفاظت کی خاطر مردار ہو، اور اللہ کی شریعت سے ساری عمر جنگ کرتا رہے۔ کہ اب فرد کے کفر و اسلام کا فیصلہ علماء حق نہیں بلکہ کفریہ عدالتوں کے جج کیا کریں گے۔

اور اگر اسکے مقابلے کسی نے چودہ سو سال پہلے ابو بکرؓ و عمرؓ کے دین پر اصرار کیا، دین کو سلف صالحین سے سمجھنے پر بضد رہا... دہشت گردی کے نام پر مار کر تمہارے گلی کوچوں میں پھینک دیا جائے گا۔ بلکہ دین سے ہی خارج کر دیا جائے گا۔

محمد عربی ﷺ کے دین کی لاج رکھنے والے مدارس اب ماڈرن دین پڑھانے پر مجبور کیے جائیں گے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے وارثوں کے مدارس میں اب علمِ دین کی مروجہ سند نہیں چلے گی بلکہ انھیں دورِ حاضر کے قادیانی و غامدی کی تشریح پڑھانے پر مجبور کیا جائے گا۔

اے کتاب و سنت کی تعبیر کی حفاظت کرنے والو!

---

[5] الفتن لنعیم بن حماد (1/ 64)

[6] Rand Corporation

اپنے ایمان کو بچانے کی خاطر بیدار ہو جایئے... اپنے مدارس کی حفاظت کی خاطر اٹھ جایئے... شریعت کے دشمنوں کے ظلم و جور اور دھونس دھمکیوں سے نہ گھبرایئے۔ باطل حق کو مٹا نہ سکے گا۔ باطل کو حق ثابت نہ کیا جاسکے گا، محمد ﷺ کے لائے دین کو رینڈ کارپوریشن کے دین سے بدلا نہ جاسکے گا... ہاں مسئلہ اپنے اپنے ایمان کا ہے۔ مسئلہ اپنی اپنی آخرت کا ہے۔ وہاں زبانوں پر تالے ڈال دیے جائیں گے سرکاری تاویلات اور متبادل بیانیہ تیار کرانے والے ساتھ چھوڑ جائیں گے... اس دن کی فکر کیجیے جب دلوں کے بھید ظاہر کر دیے جائیں گے۔

رہا اللہ کا دین تو اس کے لیے اللہ نے ہر دور میں دیوانے پیدا کیے ہیں... جنھوں نے اپنے خونِ جگر سے اس دین کے ہر شعبے کی حفاظت کی ہے... یہ اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے قتال کرتے رہینگے... اسی طرح کتاب اللہ و سنتِ رسول ﷺ کی تشریح کی حفاظت کے لیے بھی قتال کریں گے۔

لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناوأهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال۔[7]

میری امت کی جماعت حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی اپنے مخالفین پر غالب رہے۔ دوسری روایت میں ہے لا يضرهم من خالفهم انکی مخالفت کرنے والے انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

دینِ مبین میں تحریف کی یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ نہ جہاد کو دین سے خارج کیا جاسکے گا، نہ کفریہ نظام کو اسلام ثابت کیا جاسکے گا۔

آقائے مدنی ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا أَخْضَرَ مَا قَطَرَ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ، جہاد تر و تازہ رہے گا۔ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ فِيهِ قُرَّاءٌ مِنْهُمْ: لَيْسَ هَذَا زَمَانَ جِهَادٍ، اور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ اب جہاد کا دور نہیں ہے۔ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَنِعْمَ زَمَانُ الْجِهَادِ، سو جو کوئی اس زمانے کو پائے وہی جہاد کا بہترین زمانہ ہو گا۔ صحابہ نے دریافت کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ , وَاحِدٌ يَقُولُ ذَلِكَ؟ کوئی مسلمان ایسی بات بھی کہہ سکتا ہے؟ زبانِ نبوت نے فرمایا: نَعَمْ , مَنْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ جی ہاں! ایسی بات وہ کہے گا جس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی۔ [8]

لا يزال الجهاد حلوا خضرا ما أمطرت السماء وأنبتت الأرض وسينشأ نشؤ من قبل المشرق يقولون لا جهاد ولا رباط أولئك هم وقود النار بل رباط يوم فى سبيل الله خير من عتق ألف رقبة ومن صدقة أهل الأرض جميعا۔[9]

جبکہ ابن عساکر کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: کہ جہاد تر و تازہ رہے گا، وسينشأ نشؤ من قبل المشرق اور مشرق کی جانب سے کچھ لوگ اٹھیں گے يقولون لا جهاد ولا رباط جو یہ کہیں گے کہ اب کوئی جہاد و رباط نہیں ہے۔ أولئك هم وقود النار یہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ بلکہ اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرے داری ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور تمام اہلِ دنیا کے صدقے سے افضل ہے۔

جہاد کو دین سے خارج کرنے کی ماضی میں بھی کوششیں ہوتی رہیں۔ امام لالکائیؒ اور ابو بکر خلالؒ نے فرمایا: کہ یہود کہتے تھے کہ دجال کے آنے تک جہاد ختم ہو گیا اور روافض کہتے ہیں کہ انکے امام غائب کے آنے تک کوئی جہاد نہیں ہے۔

ملعون قادیانی نے اسے ختم کرنے کی خوب محنت کی نتیجہ کیا نکلا؟

سو جہاد کے خلاف جتنی بھی سازشیں کر لی جائیں، جہاد کو بدنام کرنے کے لیے داعش جیسے خوارج کھڑے کر دیے جائیں، یا جہاد کو ریاستی اداروں کا محتاج بنا کر جہاد کو ناکام ثابت کیا جائے، جہاد تر و تازہ رہے گا۔ سرکاری و درباری بیانیوں کے ذریعہ امتِ مسلمہ کو اب جہاد سے روکا نہیں جاسکے گا۔

ہاں البتہ فتنوں کے اس دور میں ہر مسلمان کو اپنا ایمان بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔ آقائے مدنی ﷺ ان سے بچنے کا طریقہ بتا گئے ہیں۔ اپنے ایمان کا مسئلہ ہے صرف جہاد کا مسئلہ نہیں، آپ سے آپ کا ایمان چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آپ کو ایک متبادل دین دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کے لیے آپ کو مجبور کی جارہا ہے۔ اور سارے ملک سے اس پر دستخط کرا لیے گئے۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[7] مستدرک حاکم

[8] السنن الواردة في الفتن للداني (3/ 751)

[9] (ابن عساكر وضعفه عن أنس)أخرجه ابن عساكر (347/43) . جمع الجوامع أو الجامع الكبير للسيوطي (ص: 19396)

أظلتكم فتن كقطع الليل المظلم تمہیں فتنے ڈھانپنے والے ہیں، ایسے فتنے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ أنجی الناس منہا صاحب شاهقة يأكل من رَسَلِ غنمه، ان فتنوں میں لوگوں میں زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ریوڑ کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے اور اسی ریوڑ سے رزق حاصل کرے، أو رجل من وراء الدروب آخذ بعنان فرسه يأكل من فيئ سيفه، یا وہ شخص جو راہِ جہاد میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہو اور مالِ غنیمت سے رزق حاصل کرتا ہو۔[10]

اللہ تعالیٰ، ان کو ان فتنوں سے محفوظ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان کی حالت میں اس دنیا سے اٹھائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

---

[10] هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه- قال الذهبي: صحيح (المستدرك للحاكم مع تعليقات الذهبي